تعوذ اور تسمیہ کے فضائل

ہمیں آعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اکثر پڑھتے رہنا چاہیے نماز میں پڑھنے کے علاوہ ہمیں ہر روز اسے چالیس مرتبہ ضرور پڑھنا چاہیے ہم کمزور انسان ہیں مگر شیطان بہت طاقتور ہے وہ ہم پر حملہ آور ہوتا رہتا ہے آعوذ باللہ ایک ڈھال ہے جو ہمیں اس کے ناپاک حملوں سے بچاتی ہے یہ ایک طاقتور توپ بھی ہے جو شیطان کو مار بھگاتی ہے اور اڑا دیتی ہے آعوذ باللہ کے علاوہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا بھی ورد کرنا چاہیے۔ میرے پاس لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تباہ ہو گئے ہمارا کاروبار برباد ہو گیا ہم محتاج ہو گئے ہمارا کچھ باقی نہیں رہا۔ کیا انہیں یہ معلوم نہیں کہ بسم اللہ رب عزوجل کے خزانوں میں سے ایک مخفی خزانہ ہے۔ ہر روز صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے اسے سو(۱۰۰) مرتبہ پڑھو تم دیکھو گے کہ تمہارے سب بگڑے کام سنورنے شروع ہو جائیں گے اگر تمہارا نفس بہت بڑا ہے تو ۱۰۰ دفعہ کی بجائے ۲۰۰ مرتبہ پڑھو اگر یہ تعداد بھی کافی نہ ہو تو تعداد کو بتدریج بڑھاتے جاؤ حتیٰ کہ ورد ۱۰۰۰ تک پہنچ جائے۔ تم مشاہدہ کرو گے کہ تمہارے کام سنورنے کے علاوہ بہت سے

عجائبات وغرائب ظہور پذیر ہوں گے۔

ہماری حدیثوں الہامی اور بزرگی کی کتابوں میں تحریر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تین ہزار آسماء حسنیٰ ہیں ان میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار آسماء حسنیٰ تمام ملائکہ کو عنایت فرما دیئے ایک ہزار تمام انبیاء علیہ السلام کو تین سو زبور تین سو توریت اور تین سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عنایت فرمائے بقایا ایک سو اسماء حسنیٰ سے ننانوے ۹۹ قرآن مجید میں ارشاد فرما دیئے ایک نام جو باقی ہے وہ پوشیدہ ہے اور وہ اسم اعظم ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم میں تین اسماء حسنیٰ ہیں جن میں تین ہزار آسماء حسنیٰ پوشیدہ ہیں اور ان تین آسماء حسنیٰ کو پڑھنے سے تین ہزار آسماء حسنیٰ کی برکات نصیب ہوتی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم کے پڑھنے سے حضرت نوح علیہ السلام کو نجات ملی انہی آسماء حسنیٰ کی برکات کی سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نار گلزار ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پہ فتح انہی آسماء مبارکہ کی بدولت نصیب ہوئی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو جنوں اور انسانوں پہ تصرف بھی انہی آسماء حسنیٰ کے صدقے میں عطا ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کو اللہ تعالیٰ نے سولی سے آسمانوں کی طرف انہی آسماء حسنیٰ کی برکات سے اٹھایا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے آسماء حسنیٰ انبیاء علیہ السلام کو تو عطا کئے گئے تھے مگر ان کے اس دار فانی سے رحلت فرمانے کے ساتھ ہی یہ آسماء حسنیٰ آسمانوں پر اٹھا لئے گئے اور ان کے امتیوں کو عنایت نہیں کئے گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد کی کہ اے پروردگار عالم یہ آسماء حسنیٰ میری امت کو عنایت فرما دے مگر باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں یہ تو میں اپنے محبوب محمد ﷺ کی امت کو عطا فرماؤں گا۔ یہ فیصلہ تو میں نے روز اول سے ہی کر رکھا ہے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے جس نے اپنی بے پناہ رحمتوں سے نوازتے ہوئے ہمیں امت محمدیہ ﷺ میں پیدا کیا۔